نماز فجر کی جماعت کے دوران سنت فجر پڑھنے کا حکم

نوٹ: یہ تحریر سید فہیم عباس شاہ صاحب آف چک 120 جنوبی نشتر آباد، سلانوالی کے سوال کے جواب میں لکھی گئی

تمام سنتوں میں سب سے زیادہ موکد سنت فجر ہے۔

علامہ علاؤالدین محمد بن علی بن محمد حصکفی رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی ۱۰۸۸ھ فرماتے ہیں:

اَکَدُهَا سُنَّةُ الْفَجْرِ اِتِّفَاقًا ۔ ترجمہ: بالاتفاق سنتوں میں سب سے زیادہ موکد سنت فجر ہے۔ (درمختار ج ا ص ۴۹۹ مکتبہ ماجدیہ، کوئٹہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ سنتِ فجر سے زیادہ کسی نفل کی حفاظت کا اہتمام نہیں کرتے تھے۔

(صحیح البخاری، کتاب التہجد، رقم الحدیث: ۱۱۶۹ صحیح مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین، رقم الحدیث: ۱۶۸۶ سنن ابی داؤد، کتاب التطوع، رقم الحدیث: ۱۲۵۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا فجر کی دو سنتیں دنیا ومافیہا سے بہتر ہیں۔ (صحیح مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین، رقم الحدیث ۱۶۸۸، سنن ترمذی، کتاب الصلوٰۃ، رقم الحدیث: ۴۱۶، سنن نسائی، کتاب قیام اللیل وتطوع النہار، رقم الحدیث: ۱۷۵۵)

اگر کوئی شخص نماز فجر کے لئے ایسے وقت میں آیا جب جماعت کھڑی ہے اور اس نے سنت فجر ادا نہیں کی تو اگر سنت فجر پڑھنے کی صورت میں جماعت فوت ہو جانے کا خوف ہے تو اس کے لئے حکم ہے کہ وہ سنت فجر چھوڑ دے اور جماعت میں شامل ہو جائے کیونکہ جماعت میں شامل ہونا سنت فجر پڑھنے سے زیادہ اہم اور زیادہ موکد ہے۔ درمختار میں ہے: اِذَا خَافَ فَوْتَ رَكْعَتَي الْفَجْرِ لِاشْتِغَالِهِ بِسُنَّتِهَا تَرَكَهَا لِكَوْنِ الْجَمَاعَةِ اَكْمَلَ۔

ترجمہ: سنتوں میں مشغول ہونے کی بنا پر فجر کی دو رکعتوں کے فوت ہو جانے کا خوف ہو تو سنتوں کو ترک کر دے کیونکہ جماعت سنتوں سے اکمل ہے (درمختار ج:ا، ص: ۵۲۹)

البتہ اگر اسے امید ہے کہ سنتیں پڑھ کر جماعت میں شامل ہو جاؤں گا تو پھر سنتیں پڑھ کر جماعت میں شامل ہو تا کہ جماعت اور سنت فجر دونوں کی فضیلت حاصل ہو جائے۔

صدر الشریعہ علامہ امجد علی صاحب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۳۶۷ھ لکھتے ہیں: جماعت قائم ہونے کے بعد کسی نفل کا شروع کرنا جائز نہیں سوا سنتِ فجر کے کہ اگر یہ جانے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت مل جائے گی اگرچہ قعدہ ہی میں شامل ہوگا تو سنت پڑھ لے مگر صف کے برابر پڑھنا جائز نہیں۔ بلکہ اپنے گھر میں پڑھے یا بیرون مسجد کوئی جگہ قابل نماز ہو تو وہاں پڑھے اور یہ ممکن نہ ہو تو اگر اندر کے حصہ میں جماعت ہوتی ہو تو باہر کے حصہ میں پڑھے باہر کے حصہ میں ہو تو اندر اور اگر اس مسجد میں اندر باہر دو درجے نہ ہوں تو ستون یا پیڑ کی آڑ میں پڑھے کہ اس میں اور صف میں حائل ہو جائے اور صف کے پیچھے پڑھنا بھی ممنوع ہے اگرچہ صف میں پڑھنا زیادہ برا ہے۔ (بہار شریعت حصہ: ۴، ص: ۱۳ مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ، کراچی)

علامہ شامی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: خلاصہ بحث یہ ہے کہ سنت فجر میں مسنون طریقہ یہ ہے کہ گھر میں ادا کرے ورنہ اگر مسجد

کے دروازے پر جگہ ہو تو وہاں ادا کرے ورنہ اگر مسجد میں گرمیوں اور سردیوں کے لئے الگ الگ دو جگہ ہوں تو (اگر امام موسم گرما والی جگہ میں ہے تو موسم سرما والی جگہ میں سنتیں ادا کرے اور (اگر امام موسم سرما والی جگہ میں ہے تو) موسم گرما والی جگہ میں سنتیں ادا کرے ورنہ کسی ستون کے پاس سنتیں ادا کرے۔ (ردالمحتار، ج:۱، ص:۵۳۰)

علمائے احناف کثرہم اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ اس طریقہ کے مطابق سنت فجر کی فضیلت بھی فوت نہیں ہوگی اور فضیلت جماعت بھی فوت نہیں ہوگی۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جماعت کے دوران سنتیں نہ پڑھے بلکہ جماعت میں شامل ہو جائے اور جماعت کے فوراً بعد سنتیں پڑھ لے لیکن احناف کے نزدیک یہ درست نہیں کیونکہ احادیث میں نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز پڑھنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس پسندیدہ لوگوں نے شہادت دی اور ان میں سب سے زیادہ پسندیدہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت یہ تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے اور عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔ (صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، رقم الحدیث ۵۸۱، صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین، رقم الحدیث: ۱۹۲۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں ہے حتیٰ کہ سورج بلند ہو جائے اور عصر کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔ (صحیح البخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ، رقم الحدیث ۵۸۶، صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا، رقم الحدیث: ۱۹۲۳)

احناف کے مسلک پر حسب ذیل آثار دلائل ہیں:

حضرت عبداللہ بن موسیٰ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن میسب رضی اللہ عنہ نے جب ان کو بلایا تو حضرت ابوموسیٰ، حذیفہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کو صبح کی نماز سے پہلے بلایا، پھر وہ ان کے پاس سے باہر نکلے اور نماز کھڑی ہو چکی تھی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد کے ستون کی اوٹ میں کھڑے ہو گئے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر نماز (جماعت) میں شامل ہو گئے۔

(شرح معانی الآثار ص:۲۱۹ مکتبہ آصفیہ، دہلی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں تشریف لائے اور امام نماز میں تھا تو انہوں نے فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھیں۔ (شرح معانی الآثار ص:۲۱۹ مکتبہ آصفیہ، دہلی)

حضرت ابومجلز بیان کرتے ہیں کہ میں صبح کی نماز کے وقت حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مسجد میں داخل ہوا اور امام نماز پڑھا رہا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تو صف میں داخل ہو گئے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دو رکعتیں پڑھیں پھر امام کے ساتھ شامل ہوئے امام نے سلام پھیرا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی جگہ بیٹھے رہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہوا تو آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ (شرح معانی الآثار ص:۲۱۹)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور امام نماز میں تھا تو وہ مسجد کے ایک ستون کے پاس کھڑے ہوئے اور فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) ادا کیں۔

(المبسوط ج:۱ص:۱۶۷ مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت)

احناف کثرہم اللہ تعالیٰ کے خلاف درج ذیل حدیث پیش کی جاتی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کی اقامت کہی جائے تو سوائے اس فرض نماز کے اور کوئی نماز نہیں۔ (صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین، رقم الحدیث: ۱۶۴۴)

اگر اس حدیث کے ظاہر پر عمل کیا جائے تو اس کا مفہوم یہ ہوگا کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے تو پھر کوئی نماز بھی جائز نہیں

گھر میں کوئی مریض ہے اس کے لئے بھی نماز جائز نہیں۔ گھر میں کوئی عورت ہے اس کے لئے بھی نماز جائز نہیں، حالانکہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں لہٰذا یہاں تخصیص کرنا پڑے گی کہ جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو اسی جگہ دوسری نماز جائز نہیں۔ اور ہمارا بھی یہی نظریہ ہے کہ جماعت کے دوران اسی جگہ سنتیں نہ پڑھی جائیں بلکہ وہاں سے ہٹ کر دروازے کے پاس یا ستون کی آڑ وغیرہ میں سنتیں ادا کرے تاکہ جماعت کی فضیلت بھی حاصل ہو جائے اور سنت فجر کی فضیلت بھی فوت نہ ہو، جس طرح کہ بہت سے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے عمل سے یہ ثابت ہے۔

احناف کثرھم اللہ تعالیٰ کے خلاف درج ذیل حدیث بھی پیش کی جاتی ہے حضرت مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا وہ دو رکعت نماز پڑھ رہا تھا اور اس وقت نماز کی اقامت ہو چکی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے اس کو گھیر لیا پس رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا صبح کی نماز چار رکعت ہے؟ کیا صبح کی نماز چار رکعت ہے؟

(صحیح البخاری، کتاب الاذان، رقم الحدیث: ۶۶۳)

اس حدیث سے احناف کے خلاف اس طرح استدلال کیا جاتا ہے کہ وہ شخص نماز کی اقامت کے وقت سنتیں پڑھ رہا تھا۔ اور آپ نے اس شخص پر انکار فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ اقامت کے وقت سنتیں پڑھنا درست نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ شخص اسی جگہ جہاں جماعت ہو رہی تھی سنتیں پڑھ رہا تھا۔ اس لئے آپ نے اس پر انکار فرمایا اور احناف کا بھی یہی نظریہ ہے کہ جہاں جماعت ہو رہی ہے اسی جگہ سنتیں پڑھنا درست نہیں۔ ہاں اس سے ہٹ کر دوسری جگہ سنتیں پڑھی جاسکتی ہیں کیونکہ سنت فجر کی سخت تاکید ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان دو سنتوں کو نہ چھوڑو خواہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں۔

(سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: ۱۲۵۸)

اس مضمون کی دیگر احادیث بھی پیش کی جاتی ہیں مگر وہ علمائے احناف کے نظریہ کے خلاف نہیں کیونکہ ان سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جس جگہ جماعت ہو رہی ہے وہاں سنتیں پڑھنا درست نہیں اور احناف بھی اس کے قائل ہیں۔ نیز ان احادیث میں نبی کریم ﷺ کے انکار فرمانے کی یہ وجہ بھی ہے کہ اس شخص نے سنت اور فرض کے درمیان فاصلہ نہیں کیا اور سنت و فرض کے درمیان فاصلہ نہ کرنا درست نہیں۔

حضرت محمد بن عبد الرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عبد اللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ صبح کی اقامت سے پہلے اسی جگہ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا اس نماز کو ظہر سے پہلے اور بعد کی نماز کی طرح نہ بناؤ اور ان دونوں کے درمیان فاصلہ کرو۔

(شرح معانی الآثار، کتاب الصلوٰۃ ص: ۲۱۸)

حضرت عبد اللہ بن رباح ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی تو ایک شخص نے اٹھ کر نماز پڑھنا شروع کر دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ کر فرمایا، بیٹھ جاؤ بلاشبہ اہل کتاب اسی لئے ہلاک ہوئے کہ وہ اپنی (فرض اور نفل) نماز کے درمیان فاصلہ نہیں رکھتے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ ابن خطاب نے بہت اچھا کیا۔

(الفتح الربانی لترتیب المسند امام احمد بن حنبل، کتاب الصلوٰۃ، باب استحباب الفصل بین صلوٰۃ الفرض وراتبۃ، مسند احمد بن حنبل)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ سنت اور فرض کو ملا کر اور درمیان میں فاصلہ نہ کر کے پڑھنا درست نہیں لیکن جب علیحدہ جگہ سنت پڑھ کر جماعت میں شامل ہوگا تو درمیان میں فاصلہ آجائے گا۔ لہٰذا مذکورہ بالا احادیث احناف کے خلاف نہیں۔

☆☆☆☆☆